کہ جسکی صفت میں [illegible] گر ہے
محمد کا کیا جاہ و تمکین ہے
ثنا جسکی طٰہٰ و یٰسین ہے
اور اوس دوست کی ہیں کئی شہریار
کہ صد آفرین باد بر چہار یار
ہے آل و اصحاب خیر الانام
خدا کا ہی اون پر درود اور سلام

عزیزو سنو تم یہ از دل و جان
وفات نبی کا کروں میں بیان
محمد کی غم سی جو انسو چلیں
وہ انکھیں

وہ آنکھیں [illegible] میں ہر گز جنہیں

تھی اک روز بیٹھی وہ شاہ عرب

جمع تھی مہاجر اور انصار سب

کہ جبریل نے آ سنایا پیام

کہ بھیجا ہے حق نے درود اور سلام

کہ اکملت آیات اللہ نے

کہا پڑھ کے محمد کے جا سامنے

ہوئی نعمت دین و دنیا تمام

محمد یہی ہے تمامی کلام

خوشی سے ہوا سب کا دل باغ باغ

قرآن

ابو بکر کا دل ہوا داغ داغ
ابو بکر کی انسو بہنے لگے
پہرا تنی میں سب یار کہنے لگے
یہ کیا ہی سبب جو ابو بکر یار
یہ پیغام سن کر ہوا زار زار
عمر نی کہا کچھ تو اسرار ہی
جماعت میں بو بکر سردار ہی
وہی راز احمد سی دیکھتا خبر
خدا جانتا ہی یہ کس طرح کی خبر

کہ بکاہ

کہ یک بار آئے وہ خیر البشر تا

زیارت کو جنت البقیع ہر قبر پر

ہر ایک قبر پر جا کے کہتا سلام

میں ہوتا ہوا رحمت بر السلام

وصی ماہ میں وہ خدا رسول

کیا عائشہ پاس خاطر ملول

کہا عائشہ سے تو سن میری بات

کہ پہنچی قریب آ کے میری وفات

سنا عائشہ نے کہا ای حبیب

قیامت کا دن آ کے پہنچا قریب

وہ روتی تھی اور پوچھتی تھی یہ بات

کہو مجھسی یا سرو نبیکا نشا

محمدنی تب عائشہ سبی کہا

کہ عرصہ کئی دن کا باقی رہانا

کہا عائشہ نی کہ سردار منی

نہلاویگا کون اور دیگا کفنی

کہا مجکو نہلائینگی اہل بیت

کفن دینگی مجکو میری اہل بیت

کہا عائشہ نی پڑہیگا نماز

کسی حکم ہی اپی نبی پاک باز

کہا صـ

کہا جب جنازہ میرا ہو تیار
تو کر دیجیو غائبی گبر ایک بار
پڑھیگا میرا خالق اول نماز
کریگا مجھی بہر وہی سرفراز
اور بعد اوسکی جبرئیل آکی نماز
پڑھیگا میری با نیاز و گداز
پہر آکری آخر ملایک تمام
پڑھینگی نماز اور بہیجینگی سلام
پہر آوینگی عورات سب اہل تمام

صفر ماہ آخر سنیچر کا دن تہا
کہا یہہ نبی نے علی سے سخن تہا
کہ جو نکلے ہر سال از آسمان
سنا تا تہا آ کی ثنا کی قلم سے
اب اسی سال مین پہر سنا یاد و بار
ہوا مجکو معلوم بے اختیار
اسی سال مین مین کرونگا سفر
کہ رہنا میرا ہو چکا تا صفر

نبی ایک دن عائشہ سی آ
لگی کہنے کیوں آج تو ہے خفا
کہا مجھکو ہے درد سر بیقیاس
کہ اس درد سے اب میں ہوں بیحواس
کہ مرتی ہوں اس درد سے اس گھڑی
گویا ہے اجل سامنے ہے کھڑی
نبی نے کہا ہنسکے کیا خوب ہے
اگر تجھکو مرنا ہی مطلوب ہے
اگر دو پہر میری تو جاوی مر
کروں فکر

کروں قبر میں دفن کفنی خوبتر

ہنسی عایشہ اور کہا ای رسول

میری بعد عورت کری تو قبول

میرے حجرہ میں وہ رہی تیری پاس

نہ ہووی تجہی میری الفت کا پاس

محمد نے پھر عایشہ سی کہا

جو ہونا ہی اس سی بہتر بتا کیا

مگر تیری پہلی میرا ہی سفر

ہوا جاتا ہی بعد ماہ صفر

اوسی ہفتہ میں پہر ہوئی وہ ملول

٦

مرض کیا تہا وہ جسمیں ہوئی وفات رسول

[illegible]

ہوئی تہی دن جبکہ آزار میں
نہیں اوٹہہ سکی تہی وہ آزار میں
نبی سی کہا ابن مسعود نی
لقب سی کہ ڈرا ہو کی جا سامنی
ہنکا سطرح کی نہیں دیکہی تپ
نہیں ہوتا معلوم اسکا سبب
یہہ کسطرح کی تپ ہی فرمائی
اور اوسکا سبب مجہکو بتلائی
نبی نی

اگر اس مرض وہ نا کام ہو
شفا دو نہیں اوسکو کہ آرام ہو
وگرنہ ہوں مشتاق دیدار کا
کہ دیدار ہو یار کو یار کا
نبی نے کہا اے اخی جبرئیل
میں بندہ ہوں اوسکا وہ رب الجلیل
مجھے اسمیں ہرگز نہیں اختیار
میں راضی ہوں جسمیں ہو خوشی کردگار
مجھے حکم وسکے سے کیا ہے عدول
جو اوسکی رضا ہو مجھے ہے قبول
نبی سے جو رخصت ہوا جبرئیل
نبی نے کہا ہے یہ وقت رحیل
دربیان

کیا پھر محمد ایا از درد و تاب
بلا دو میری فاطمہ کو شتاب

جو ہین زہرا آستی محمد کی پاس
ہوئی دیکھ کر وہ بہت بیحواس

کہ ابی بابا تمنی بلایا مجھی
یہ احوال اپنا دیکھایا مجھی

بلاتی تھی اور مجھ سی کرتی تھی بات
پھر اب کیون نہین پوچھتی میری بات

یہ سنتی ہی بسی فاطمہ کی آواز
گئی آنکھہ تیل سید پاکباز

نبی نی لیا فاطمہ کو بلا [illegible]

[illegible]

کہی فاطمہ سیں یہہ آہستہ بات
کہ دنکی ہو بعد میری وفات
یہہ سُن فاطمہ نی وہیں رو دیا
پہر حضرت نی اونکو تسلی کیا
تو کر صبر بیٹی نکر غم الم
تیری عمر کی بہی رہی روز کم
یہہ سن فاطمہ نی وہیں ہنس دیا
تعجب یہہ دیکہہ عائشہ نی کیا
لگیں پوچہنی فاطمہ سیں یہہ بات
کہا تمسیں کیا سرورِ کائنات
نہایت مجہی یہہ تعجب ہوا
کہ روتی ہوئی تم نی پہر ہنس دیا
کہا فاطمہ نی

کہا فاطمہ نے کہ کیا ؤ قسم
کہے سے نہیں کہنی کی راز غم
کہی تھی یہی مجھ سے آہستہ بات
کہ پہونچی قریب آ کے میری وفات
میں سنتے ہی اس بات کو رو دیا
پہ حضرت نے میری تسلی کیا
صفر بعد ہوگا میرا اب سفر
میرے بعد پہر ہوگا تیرا سفر
[illegible]
کہا پہر نبی نے کہ از ہفت جاہ
مجھے لادو یا کی کہی مجھکو چاہ

وہ پانی میرے سر پہ لا ڈالو تم
نکل جاوے گرمی بدن سے اتم
تو یاروں نے پانی کی مشکیں لا دیا
جو فرمایا حضرت نے وہ کر دیا
جو فرصت ہوئی اسمیں دلکو حضور
نماز ظہر کو گئے پھر رسول
نبی نے کہا پھر بلطف کمال
منادی کرا دے مدینے میں کر تو بلال
نبی نے کسیکا کیا ہو گناہ
تو ہووے آکے مسجد میں وہ دادخواہ
پھر جب منادی کیا یہ بشارت بڑی
ہوئی سارے

ہوئی ساری خلقت وہاں جا کھڑی
تو جب گرد مسجد کی بیٹھی تمام
وہ اصحاب جتنی تھی آ خاص و عام
کسیکا جو مینی دیا ہووی دام
وہ لی مجھسی آکی یہاں والا دام
سنی نی کری اپنی یاروں سیتی بات
کہ ہی جیتی قریب آکی میری وفات
کسیکو اگر مینی مارا بھی ہو
دیا کچھ برا کہہ پکارا بھی ہو

وہ آجاوے اور مجھ سے لے انتقام
جو چاہے کہ محشر کو لوں انتقام
خجالت برون قیامت نہو
خدا پاس مجھ کو ندامت نہو
عکاسہ یہ سنتے ہی بولا پکار
نبی ایک دن تھے شتر پر سوار
کہ چابک چلاتے تھے ایک اونٹ پر
لگا پیٹھ میری کو نا اونٹ پر
کہ چابک لگا پیٹھ پر بھول چوک
نبی آپ جاتے تھے جنگ تبوک
منگادوہ

کہا اوسنی ای دایک زہرا بتول
منگا دی تو جایک بحکم رسول
کہا زہرا نی کیا ہی جایک کا کام
کہ ہی سخت بیمار خیرالانام
کہا سچ پیمبر ہیں بیمار و زار
ہی ای فاطمہ ایک محمد کا یار
کہ مشہور اوسکا عکاسہ ہی نام
ہی اسنی منگایا بجلدی تمام
محمد کی ایک وقت جایک تہا ناہتہ
عکاسہ سفر میں کہرا تہا جو ساتہ
شتر پر

پشت پہ لگایا جو چابک کی سٹکی
لگا پیٹنے کاسہ پیر پر وہ ہیں
سو وہ لڑکی تو یہ وجود تھا
بچا بیٹی نے کیا اوسکو بہبود ہی

عجب ہی مصیبت بڑا ہی غضب
نبی پر کسل اور یہ رنج و تعب
وہ بیٹیک ہی اب ہو گیا سنگدل
دل اپنے میں ہوتا نہیں منفعل
لگی کہنے زہرا عجب وہ فضول
کہ ماندے سے بدلا کری ہی وصول
نہیں جانتا یہ نبی ہی رسول

(١٢)

خدایا یہ کیا ہے نبی پر ستم

مرا باپ کرتا تھا جس سے وفا

یہ بیداد کرتا ہے کیسی جفا

کہا پھر حسین و حسن سے یہ بات

رہے بیچ میں سرورِ کائنات

عوض ایک چابک کے سو سو قبول

کرو تم کہ جیتے بچیں پھر رسول

نبی پاس کوڑا لے آئے امام

عکاشہ سے کرنے لگے پھر کلام

جو کچھ چاہے ہم سے تو اے یار لے

عوض ایک چابک کے سو مار لے

کہا او سنتی تمسی نبی کا کلام ہی
عبث دینا تم کو بہا الزام ہی
یہ سنتی ہی جا بار تا سب کا ہو تی
بنبی لی کہا تم رہو سب خوشی
مجھی اوسکی دعویکا اقرار ہی
نہیں تمسی ہرگز سروکار ہی
عکاسہ وہین نا بتہ مین لی گوا
ہوا وہ نبی پاس جا کر کھڑا
کہا یا نبی ابتو جا ملو تار
مین ننگا ہتا تو ستر پر سوار
جلایا ہتا

چلا یا تھا چابک جو میری اوپر
سو وہ آج ہوگا تیری پشت پر
بنی نے بدن کو برہنہ کیا
سبھی یار و اصحاب نے رو دیا
زمین و زمان پر ہوا سخت بیم
لگا تھر تھرانے وہ عرش عظیم
فرشتے ہوئے سخت حیران و زار
کہ یارب یہ کیا ظلم ہے آشکار
عکاسہ نے پر پشت خیر البشر
وہ مہر نبوت پر کر کر نظر

دیا بوسہ اور شاد و خورم ہوا
اور بعد اوسکی چرا لبستر سی کہا
اسی امید پر یہہ کیا مینی کام
کہ ہوا آگ دوزخ کی مجہپر حرام
پہر اوس سی لکہی کہنی خیرالانام
ہوئی آگ دوزخ کی تجہپر حرام
[illegible]
نبی کی پڑہ کی اوسدم نماز ظہر
نصیحت لگی کرنی منبر اوپر
کہ ایدوستو تم کرو کام نیک
کہ ہو جس سی آخر سرانجام نیک
تمہاری لئی

نصیحت ہی جس سوں وہ فارغ ہوئی
پہر آئی وہ گھڑی جنوں ناسنی پری
وہاں تپ نے غلبہ کیا زور سی
نہ تھی اوٹھ سکی تھی کسی طور سی
لگی پوچھنی آج جانا کہاں
کہ جانا مجھے ہی ضرورہ وہاں
یہ سمجھا سبھوں نے دریں انتظار
کہ ہی عایشہ پر بہت چاہ و پیار
اسی سے تو ہیں پوچھتی بار بار
کریں گھر میں جا عایشہ کی قرار

خوشی ہو کے

خوشی ہوئی سب عورتوں نے کہا

رہیں عائشہ پاس دینی ہم رضا

بلایا علی اور عباس کو

کہا یہ چلو عائشہ پاس کو

پھر اون دونونی ہاتھ کے انہیں دعا

کہ حجرے میں عائشہ کی پہنچا دیا

محمد کی جا عائشہ بیٹھی پاس

کہ تھی درد و غم سے بہت بے حواس

کہا ای میری والی ہالی طرف

[illegible]

تو اسوقت مین کر نصیحت مجہی

نہو رو برو حق اذیت مجہی

کہی آنکہ حضرت کی سنکر یہ سخنی

کہا عایشہ سی کہ محبوب من

نہ رکہیو کسی غیر میر سیہی کام

تمہین ذکر حق مین ہی رہنا مدام

سنی جبکہ احمد نی بانگ بلال

نہین اوٹہ سکی تہا جو رنج و ملال

کہا تب ابو بکر امامت کری

میری جا پہ

یہی جا پہ جا کر قدم وا دہری

کہا عایشہ نی آ ای باپ یہاں

میرا باپ ہی سخت اندوہ گیں

اوسی تو امامت سی معذور رکہہ

یعنی عنایت تو منظور رکہہ

کہا عایشہ سی یہہ خیر البشر

تو اسی بات میں دخل ہرگز نکر

یہی حکم ہیگا رسول خدا

جماعت کا بو بکر ہو پیشوا

(٦)

پہر حفصہ سی پہر عایشہ نے کہا
کہ کہدو تو محمد سی سب ماجرا
گئی جبکہ حفصہ محمد کی پاس
امامت کی [illegible]
عمر کی امامت کا [illegible] یہہ [illegible]
نہ احمد کو ہرگز ہوا یہہ قبول
کہا ہی یہہ حکم خدا و رسول
عبدالله ربیعہ جو ہیں سنا
عمر کی امامت کا ہی کچہہ بیان
عمر سی کہا جب [illegible] ہو امام
یہہ فرمایا

یہہ فرمایا تجھکو ہی خیر الانام

عمر نی امامت جو کی اختیار
قراوت کو پڑہنی لگی اشکبار

حبیب خدا کو ہوئی یہہ خبر
امامت پر اب مستعد ہی عمر

لگی کہنی جا کر تو کہہ ای بلال
عمر سی کرا سکا نکر تو خیال

ابوبکر کو حکم مینی دیا
کہ ہو سب جماعت کا وہ مقتدا

یہہ سنکے جو روئے بہت سے بلال
گیا پاس بوبکر کے پُر ملال
یہہ ارشاد تمکو کیا ہے رسول
ابوبکر کرلو امامت قبول
یہہ سنکر عمر نے امامت نہ کی
کہ ایسا نہو پھر خفا ہو نبی
ہوئے دل میں اپنے بہت منفعل
رہے جو کو غصہ کیا ہو خجل
ابوبکر سنکر ہوئے پھر امام
او سبھی

اوسی دم ہوئی مستعد بر قیام
جو پہنچی آ گیا اوسکی دل مین خیال
کہی یہہ جبکہہ سید با کمال
اوٹھا دلمین یہ بیکری جوش غم
زمین پر گری ہو کی بیتاب دم
سب اصحاب اور یارو نی لگی
سبہی عقل اور ہوش کہونی لگی
ہوا جب جماعت مین شور و فغان
سنی یہہ خبر سید دو جہان
لگی پوچہنی پہر یہہ کیا طور ہے

جماعت کا کچھہ طور بی طور تھا
کہا فاطمہ نی یہہ ہو زار زار
کہ سب یار و اصحاب ہیں بی قرار
جو دیکھا ہی تما لی مکان آپ کا
نپایا و تاں کچھہ نشان آپکا
سنی جب شہ دین یہہ گفتگو
بولا یا علی اور عباس کو
کہا لیچلو میری یارونکی پاس
غم و درد سی گھیری ہیں بیحواسی
گئی جب وتاں سید باوقار
وہیں بیکل

وہیں سبکی خلقن آگیں پھر قرار
نبی نی ابو بکر سیتی یہہ کہیا
تو آ کی مبری یاسوں اب ہو کھڑا
جگہہ اپنی آ بیٹھے خیر الانام
کیا پھر ابو بکر سیتی ہو امام
ابو بکر نی پھر امامت کری
جماعت نی ساری اطاعت کری
و سبط حسیں سید پاک باز

پڑہی سترہ وقت کی پہر نماز
محمد کا سر تہا علی کی کنار
علی اوسکی صورت پہ تہا بیقرار
پسینا جو چہرہ سی چلنی لگا
دل فاطمہ دیکہہ جلنی لگا
کہی ہی غضب ہو گیا میں یتیم
چلا میری سر پر سی اب یہ کریم
نبی نی سنی جب یہہ آواز غم
وہیں کہول کر آنکہہ با صد الم
کہا بیٹی

کہا بیٹی سی پاس آجا میری
گلی ہی تو اس وقت لگجا میری
یہ سنتی ہی زہرا گلی سی لگی
نبی کی بہت سی تھی وہ دل لگی
کہا بیٹی پر کر نہ دل مین غم
تیری غم سی ہی مجھہ پہ رنج و الم
اجل کا ہی اب سامنا بالیقین
تو مت ہو دل اپنی مین اندوہگین
دعا مانگتا اوس گھڑی تھا رسول

خدا صبر دی تو بچا ل بتول

[illegible]

نبی نی کہا ای علی سن یہہ بات
کہ زہرا پہ ہی آج کیا واردات
سوا رحم او سپر سر کہنا نظر
ہوا چاہتی ہی وہ اب بی پدر
ذرا یا تمہی پہر وہ ہوگی ملول
وہی کیجیو جسمیں خوش ہو بتول

[illegible]

یا فاطمہ

کہا فاطمہ نی یہ ہو زار زار
کہو مجھ سی اے سید نامدار
قیامت میں تمکو کہان پاؤنگی
کہ پوچھتی میں کہان جاؤنگی
خلائق وہان ہوگی حاضر تمام
تجھی کسطرح پاؤنگی یا امام
کہا ہونگا میں پاس میزان کی
کرم سی خداوند سبحان کی
وہان اپنی امت کو لی بر محل

تلا و نکا امت کی ساری عمل
گنہ اونکی حق سیں میں بخشاؤنگا
اونہیں لیکے جنت میں باہر جاؤنگا
کہا فاطمہ نے پناؤں وہاں
تو کہہ کسطرح پھر میں جاؤں وہاں
کہا پاس دوزخ کی جاویگی تو
میری ڈھونڈنی کو جو آویگی تو
گنہگار امت بد و نیک کو
نکالوں گا دوزخ سے ہر ایک کو

کہا گر شہاں

کہا گر وہاں بھی نہ پاؤں تجھے
کدھر ڈھونڈتی پھر میں جاؤں تجھے

کہا پل صراط اوپر آنا ضرور
وہاں بھی مرا جانا ہوگا ضرور

کہا آنا پھر میری جھنڈے تلے
مری امت آگے وہاں سب ملے

کہا گر تجھے میں نہ پاؤں وہاں
میں پھر جوں گی کس سے کہوں کہاں

کہا باب جنت پہ آنا وہاں

مجھی پاویگی اور ملی گی وہاں

میں پوچھوں گی کس سی یہ کہاں [illegible]

کہا باب جنت پر آنا وہاں

مجھی پاویگی اور ملی گی وہاں

[illegible]

کہا عائشہ نی کہ ای بادشاہ

کرم سی تو میری طرف کر نگاہ

کہا پھر نبی نی کہ ای باوفا

نصیحت جو کرنا تھا سب کر چکا

رہو تم بیاد خدا شاد کام

خدایا

خدا ہی تمہارا ہی حافظ مدام

کیا حفصہ نے نبی سے سوال

مجھے حکم کیا ہے شہ با کمال

یہ حفصہ سے فرمایا وہ سید رسول

اطاعت کرو عائشہ کی قبول

ہیں جتنی بھی حورات میری محل

کریں عائشہ کی نصیحت عمل

نبی نے کیا فاطمہ سیں خطاب
اما مونکو میری تو لا اب شتاب
وہیں فاطمہ نے بلا یا شتاب
وہ حاضر ہوئے وہاں بصد اضطراب
انا موت نے دیکھا نبی کا یہ حال
لگی کرنے وہ گریہ زاری کمال
حسن اپنا موہنہ او سکی موہنہ پر دہر کے
حسین او سکی سینہ سیں جا کر لگے
کہا اے میری نانا یہ ہیہات ہے
نہیں اب تو کہتے کچھ بات ہے
کیا یہ سینا لی

کہا یہ نبی نے کہ اے جان جان

ہے حافظ تمہارا وہ رب جہان

جہاں تک ہیں حاضر وہاں خاص و عام

کہیں اُن سے یہ بات خیر الانام

جہاں میں اب چھوڑتا ہوں دو چیز

دل و جان سے اسکو رکھنا عزیز

سنو دل سے اول یہ قرآن ہے

تمہارا یہی دین و ایمان ہی

اور ہیں دو پسر یہ میری دو نور عینی

امام حسن اور امام حسین

کرو انکی تعظیم و تکریم تام

خدا تمسی راضی رہیگا مدام

نبی نے بلایا علی کو شتاب

یہ فرمایا

یہہ فرمایا حق مین علی کی خطاب

اور سامہ کو جب بہیجی رخصت کیا

یہودی سین قرض تہا لیا

یہہ قرض اوسکا کر دیجیو تم ادا

بیرا یسی بات کو یار کہیو بہلا

محمد کی نزدیک سی باہر علی

نکل آئی بابر بعد بی کلی

لگی پوچھنی یار ہو بیقرار
کہ کیا حال ہی سید نامدار

علی نی کہا کچھ تو آرام ہی
مگر دیکھنی کیا اوسکا انجام ہی

کہا آکی جبریل نی یہ پیام
کہ بھیجا ہی حق نی درود اور سلام

کہ کیا میری

کہ کیا میری محبوب ہی حال آج

تو پوچھہ اوس سی اب کسطرح ہی مزاج

کہ جس میں رضا ہو میری یار کی

مجھی خاطر ہی اپنی دلدار کی

کیا پھر محمد نی رنجور ہوں

پڑا اپنی خالق سی میں دور ہوں

یہہ سنتی ہی جبریل رو دیا

ދެވަނަ

ޖަހާ ބަޔަކު ހަނދާން ކުރަނީ

کہا فاطمہ نے کہ بیٹی ہے عرب
کھڑا شور کرتا ہے یہ بے ادب

تبھی نبی کہا سن تو اے مری جان
عرب ہے یہی موت کا ہے نشان

جدا تمسے مجھکو کریگا یہی
مری جان کو آج لیگا یہی

اور الفت سبر سے بیٹی کو جدا
کریگا یہ ١

کریگا یہی آج دیکھو ہو کیا

نبی نی کیا فاطمہ سی خطاب

کہ دروازہ کو کھول دی اب شتاب

کہا فاطمہ نی نکھولونگی در

یہ کسطرح گھر مین کریگا گذر

نبی نی کہا فاطمہ سی وہین

کہ ای فاطمہ تو سمجھتی نہین

جو عرش بریں سے یہہ پہنچا ہے اب
در و بام سے یہہ انگنا ہے کب
بہت او سکو میرے ادب کا ہے پاس
اسے سے نہیں میرے آنا یہہ پاس

نبی نے کہا اے نشان قضا
تو آیا ہے میرے مجھے دے بتا
کہ کیا حکم

کہ کیا حکم ہی میری خالق کا اب
میں بندہ ہوں اوسکا وہ ہی میرا رب

فرشتہ قضا لی کیا پہر سلام
ادب سی کہڑا ہو کیا سن کلام
کہ بہیجا ہی مجکو خداوند نی
نبی کی کہڑا ہو تو جا سامنی
تجہی جب تلک وہ بلاوی نہ پاس
کہڑا رہو در پر ادب کا ہی پاس

کہا پھر نبی نی بحکم قضا

شتابی سی کر جو ہی حکم قضا

مگر ایک گھڑی کا لو کر احتمال

خدا پاس سی لاوی اسدم سُوال

اوسیوقت جبرئیل آیا شتاب

خدا پاس سی لایا اوسدم جواب

لگا کہنی جبرئیل ای ذو الکرام

میں لایا

میں لایا ہوں تجھکو خوشی کا پیام
نبی نے کہا دی او مجھکو سُنا
کہ بھیجا میری رب نے پیغام کیا
کیا آج دوزخ کی ہی آگ سرد
نہیں دوزخی پر ہی کچھ رنج و درد
بہشتوں میں کیا خوب بچھا ہی فرش
مرتب ہوا آج کرسی و عرش
کیا آج حوروں نے کیا کیا سنگار

کھڑی ہیں گی غلمان باغ و بہار
کھلے ہینگے دروازہ سب آسمان
کھڑی منتظر ساری حور و پریان
کہا پھر نبی نے خوشی اور یہی
مجھے دی سُنا تا کہ جی ہو خوشی
کہا ہے جو محمود عالی مقام
کہاں ہوگا محشر میں تیرا مقام
کہنہ کار امت کا

گنہگار امت کا ہوگا شفیع
نہیں دوسرا کوئی تجھسا شفیع

کہا دی بشارت مجھی اور بہی
کہ زیادہ میری دلکو ہووی خوشی

کہا بہلی سب کی تو ہی قبر سی
اوٹھیگا بہت عزت و قدر سی

نبی نی کہا اور دی خوش خبر
کہ زیادہ خوشیکا میں ہوں منتظر

کہا رب نے مشتاق دیدار کا
کہ جیوں یار رہو منتظر یار کا
کہا ہے وہ میرا رحیم و کریم
میرے حال پر اوسکا لطف قدیم
جو توں نے کہا گرچہ بہتر ہے سب
تسلی نہیں اسمیں ہوتی ہے اب
کہ یہ میری امت گنہگار ہے
میرے بعد پیچھے کون انکا غم خوار ہے
اے جبرئیل تو

اي جبرئيل تو کہہ خدا سي شتاب
شتابي سي دي مجهکو سند خوب

يہہ پيغام ليکر گئي جبرئيل
کہا حق سي جا کر پيام خليل

گنہہ تيري امامت کي جتني کہي
اور نيت زبون فعل جتني کہي

يہہ فرمايا حق ني تو کہہ جا شتاب
کہ رحمت خدا تجهپر ہي بي حساب

برس دن جو مرنی سی آگی اگر
کری توبہ بخشوں گنہ سر بسر
یہہ پیغام جبریل لایا شتاب
نہ خیر البشر کا گیا اضطراب
نبی نی یہہ جبریل سی پہر کہا
شتابی سی پہر تو خدا پاس جا
کہ وعدہ برس کا بہت دور ہی
مجھی دیر اتنی نہ منظور ہی
نبی پاس سی

نبی پاس سی پہر گیا جبرئیل
یہہ پیغام جا کر کہا از خلیل

کہا حق نی جبرئیل سی جا شتاب
تو دی میری محبوب کو یہہ جواب

جو شش ماہ مرنی کی آگی ضرور
کریں توبہ ہون سب گنہ اونکی دور

یہہ پیغام جبرئیل نی آ گیا
محمد نی اوسکو کہا پہر تو جا

کہ ہی چھہ مہینی کا عرصہ دراز

کرم کر اسی امت پر اے کارساز

گیا پہر جبریل خالق کی پاس

کہ محبوب تیرا بہت ہی اداس

کہا آ کی مرنی سی کر ایک ماہ

گناہ

کری توبہ بخشوں مین سارے

اسطرح روح الامین نے کہا

نبی نے کہا پہر خدا پاس جا

ہتا بتا ہی

نہایت ہے امت میری بے خبر
اوسی ایسی باتونکی کب ہے خبر

وہ ایکدن میں روح الامین پھر گیا
تو پھر حق نے ہفتہ کا وعدہ کیا

نبی نے پھر وعدہ کیا نا قبول
گھڑی اور ساعت کو جانا قبول

کہا ہے جو امت ضعیف و نزار
قوی او سپہ شیطان ہے نابکار

دغا اونکو دیکر کریگا خراب
قیامت کو ہوگا اونہوں پہ عذاب
خدا پاس جبرئیل نے جا کہا
کہ خیر البشر یہ نہیں مانتا
خدا نے کہا جا کے کہدے شتاب
میرے دوست سے تو نکر اضطراب
اگر مرتے ہی توبہ کرے
تو بخشونگا ساری گناہ اونکی میں
بشارت پہنچا جبرئیل

بشارت یہ جبرئیل نے دی جو

محمد کے دل کو قرار آ گیا

نبی نے کہا یا اخی روح الامین

خدا سے میری آرزو ہے یہی

تو کہہ جا بدرگاہ حق ذو الجلال

کہ دوست کرتا ہے تجھ سے سوال

شفاعت میں امت کی پہلی کروں

اسی بات سی شاد و خور رہوں

جو مت لی میری کیا ہو گناہ

جہان میں وہ سو ہووی تباہ

اور ہفتی میں دو دن مجہی ہو خبر

جو مت کری فعل از خیر و شر

اگر میں سونگا رہیں فعل نیک

تو خوشی ہوگا جی سن احوال نیک

اگر میں نکا کہ ہیں فعل بد

کرونگا میں

کرونگا میں اوسکی دہائی صد

کہا جا کی روح الامین نی پیام

خدا نی کہا کہہ نبی کو سلام

جو کچھ مانگتا ہی یہہ میرا رسول

مجھی اوسکی خاطر سی سب ہی قبول

یہہ جبرئیل نی جب سنائی خبر

ہوئی خوش یہہ سنتی ہی خیرالبشر

[illegible]

کہا حق نی قدرت سیں تابوت ایک

رکہو شہر رنگ جیوں لعل و یاقوت نیک

بنا اوسکو لیکر نبی پاس جا

اور اوسکو وہ تابوت نبی کا دیکہا نا

یہہ کہیو رکہوں اسمیں تیرا بدن

یہی مجکو فرمایا ہی ذوالمنن

نبی نی کہا یہہ زمین خوب ہی

حکیما سوں نبی کوئی نہیں خوب سہ

رہنگی جو

ریکھی جو امت میری خاک میں

تو رہنا میرا خوب ہی خاک میں

فرشتہ قضا سے نبی نے کہا

کہ کیوں دیر کرتا ہے تو اب کھڑا

تو لیجان شتابی سے میری نکال

نہ کر دیر مجھکو ہے رنج و ملال

اوسیوقت اگر فرشتہ قضا

کہی آہ جبرائیل نی پکار
کہ ہی میری جہاتی پہ یہ سخت بار
کہا ای محمد مجہی ہی عجب
نکالون تیری جان مین با ادب
کیا مین اورون سی سختی بہت سی
مگر تیری جہاتی پر انگلی رکہا
یہ سنتی ہی رو دیکی بہت سی نبی
کہا ہای بابا امتی امتی
جو یاد اونکی امت کی سختی او سی
کہا ہوگی امت

لگا کھینچنے جب وہ جان امیر
لگا رنگ چہرہ کا ہونے تغیر
عرق آتا تھا چہرہ پر بار بار
لگا کروٹیں لینے ہو بیقرار
منگایا پھر اس وقت پانی کا جام
لگا کرنے تر ہاتھ خیر الانام

وہ تر ہاتھ

وہ تر نا بتہ لو مونہہ پہ مل بار بار

کہی تیا کری پاک پروردگار

بہہ سختی ہی جان کندن آسان کیجیو

میری درد کا جلد درمان کر

تیا عبدالرحمان اخ عا نیشا

لئی ایک مسواک پیلو کا لا

جو خیر البشر نی نظر اوس پہ کی

کہ مسواک ہی نا ہتہ تا ثی بری

کہا عائشہ نے کہ مسواک کو
شتابی سے دے سید پاک کو
محمد نے مسواک اوس دم جو لی
وہ مسواک پھر عائشہ کو بھی دی

لئے عائشہ سر تھے آغوش میں
غم و درد سے وہ تھے بیہوشی میں
پھر اوس وقت از حکم پروردگار
لگی روح کرنے بدن سے فرار
پھر اوس دم

پھر اوس دم وہیں ہاتھ دونو اوٹھا
مناجات حق میں وہ کرنے لگا

رہی ہاتھ دونو جو سینہ اوپر
معطر ہوا مشک سیں سارا گھر

دوشنبہ کا دن تہا جو وقت صبح
بدن سیں گئی پھر نکل اونکی روح

وہ تہی بارہ وین جو ربیع الاول
پڑا پھر مدینہ میں سارا خلل

روایت ہی پھر دوسری یہ بہت صحیح

کہ تاریخ تہی دوسری یہ صحیح

بدن سے کیا روح نے انتقال
ہوا اوسکو حاصل خدا کا وصال
ہوئی اسطرح غم کی وہاں دہوم دہام
ہوا غم سے معمور عالم تمام
وہاں بحر غم ہو رہا جوش میں
نہ تہا کوئی ایسا کہ تہا ہوش میں
لگے کرنے کفار آپس میں بات
یہ کیسا نبی تہا جو پائی وفات
یہ ہر ایک آپس میں کہنے لگا

کہ نبی

نہیں دین احمد کا باقی رہا
ہوا جاری یاروں کی آنکھوں سے خون
عمر کی شتابی ہو گیا پھر جنون
لئی ننگی تلوار وہ ارجمند
یہ دروازہ مسجد پکارا بلند
سنونکا اگر میں کسی سے یہ بات
کہی کو نبی پائی نبی نے وفات
سر اوسکا میں تن سے کرونگا جدا
ہی اس بات پر میری شاہد خدا

پھر اُس دم ابوبکر ہو بے قرار
چلا گھر سے اپنے بصد اضطرار
وہ مسجد میں آیا بصد درد و آہ
کسی کی طرف کی نہ اُس نے نگاہ
گیا عائشہ کے وہ گھر میں شتاب
زیارت نبی سے ہوا کامیاب
دیا اُس نے چادر کو مونہہ سے ہٹا
لیا بوسۂ جبہۂ مصطفیٰ
بہ اللہ زندگی میں معطر سا تھا
وہی بعد

وہی بعد مرنیکی تہا عطر سا

کیا بات میری سنو اہل بیت

کرو دفن و کفن تم کرو اہل بیت

تمہارا تو سچا یہ ہیکا یہ کام

اور ہم کرتی ہیں دین کا انتظام

کیا پہرا ابو بکر مسجد کی پاس

عمر کو نصیحت کری بی قیاس

تو بی اپنی تلوار کو اے چہپا

تجہی کیا نہیں یاد حکم خدا

یہ آیا ہے قرآن میں ذو فنون
خدانی کہا انکم تحسنون
عمر نے ابو بکر سے یہ سنا
لیا اپنی تلوار کو پھر چھپا
گیا پھر ابو بکر منبر کی پاس
نصیحت کری یارو تمکو بلا قیاس
رہی جسم جسکا وہ سبی موت سے
ہوا آج خیر البشر فوت ہے
کرو کام تب ملکی دین کا شتاب
ثواب اسکا

دیا چہوڑ یارون نی اکثر تمام
گیا کو بہی مکہ گیا کوبہی شام

موذن جو مسجد کا تہا وہ بلال
گیا شام کو باد ل پر ملال

نبی نی دیکہا یا اوسی ایک خواب
کیا خواب مین اوسکی نبی نی یہ خطاب

مدینہ سی کیون تو پڑا جا کی دور
تجہی چہوڑنا کیا تہا میرا حضور

یہہ سنتی ہی

بہشتی بہی اوٹہا واں سی بلال

غم و رنج میں تہا بہرا مالا مال

جو کوئی راہ میں اوسکو ملتا گیا

پہر احوال سب کا گیا پوچہتا

کہا اوسنی سب تو بدستور ہیں

سرا پردہ غم میں مستور ہیں

پہر آیا مدینہ میں باشور و شین

ملی بیبی اوسکو حسن اور حسین

لگا پوچھنے حال خیرالنسا

کہ کس طرح ہے وہ بغم مبتلا

کہا پوچھتا کیا ہے اے تو بلال

لگا کہنے پھر با دل پر ملال

جو باقی رہی کچھ نشانِ رسول

نکی او سنی بہی زندگانی قبول

نمازِ ظہر کا جو وقت آگیا

تو یاروں نے سب ملکے اوسی کہا

کہ جب سی

۱

کرے سبی نبی نی کیا انتقال

نہ تبری اذان پہر سنی یا بلال

نہ سنی کی رو یا بہت سا

جیالسی تو او سنی لوگا کیا انتقال

سبہوں نی بہت سی کری التجا

نہ لا یا کسیکا وہ کہنا بجا

۹۶

حسین و حسن سی کہا پہر و بال

کہو تم جاو سی سی کہیچ وہ اذال

اما موں نے او سمی کہا یا بلال

کہ ہم سب ہوئے رنج میں پامال

اذان کہہ تو پھر بعد مدت کے اب

47 Sh…

کہ تیرے اذان سنے ہیں دل کو طرب خوش

کہا او سنتے شہزا دون سے یا امام

اب کا مجھے پاس ہے کا کلام

لگا جب اذان کہنے با احترام

خلا یق نے او سنے دم کیا ازدہام

محمد کاجب ٦٤٤